accountabilitylab
PAKISTAN

امن وامان کے قیام میں پاکستانی نوجوانوں کا کردار

پالیسی رپورٹ

خلاصہ

اس پالیسی بریف میں قیام امن کی کوششوں کے لیے پاکستانی نوجوانوں کے کردار کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ پاکستان کی 64% سے زیادہ آبادی کی عمر 30 سال سے کم ہے جبکہ ملک میں نوجوان آبادی کی اوسط عمر 24 سال ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی نوجوان ملک میں قیامِ امن کی کوششوں میں آبادی کے اہم جزو کی نمائندگی کرتے ہیں۔ امن کے بارے میں ان کے نظریات محض تنازعات کی عدم موجودگی سے کہیں بڑھ کر ہم آہنگ بقائے باہمی اور اجتماعی ترقی کے آدرشوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ مختلف عوامل کے باعث وجود میں آنے والے تنازعات کے باعث نوجوانوں کو اکثر مختلف قسم کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کی تعلیم اور مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تنازعات کے محرکات میں معاشی تفریق، نسلی کشیدگی اور سیاسی عدم استحکام سمیت کئی عناصر شامل ہیں، ان محرکات سے نوجوان غیر متناسب طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ سول سوسائٹی تنظیمیں اس تناظر میں کلیدی کھلاڑی بن کر ابھرتی ہیں جو نوجوان افراد کو تنازعات کے حل کے لیے درکار ضروری مہارتوں سے آراستہ کرتی ہیں۔ یہ مہارتیں مختلف ذرائع سے نوجوان نسل کو سکھائی جاتی ہیں جن میں امن کی تعلیم اور ہم مرتبہ نوجوانوں سے تربیت شامل ہیں۔

تنازعات کے حل میں نوجوانوں کے کردار اور ان کی صلاحیت کو تسلیم کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ وہ نہ صرف تنازعات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی آبادی ہیں بلکہ وہ ان تنازعات کے حل کے لیے نئی اختراعوں پر مشتمل حل میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ قیامِ امن کی کوششوں میں نوجوانوں کو شامل کرنا نہ صرف موجودہ تنازعات کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے بلکہ پائیدار امن کو فروغ دینے میں ان کے کردار سے مستقبل میں ایسے تنازعات پیش آنے سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ ہمیں ایک فعال اور کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے جو درج ذیل پالیسیوں کے نفاذ کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔

امن کی تعلیم کو مرکزی نصاب کا حصہ بنانا:

نوجوان ذہنوں کو تنازعات کے حل، رواداری اور عدم تشدد کی تعلیمات کی فراہمی کے لیے امن پر مبنی تعلیم ایک ایسی نسل کو پروان چڑھا سکتی ہے جو تنازعات سے نمٹنے میں تعمیری سوچ کی حامل ہو۔ پرائمری سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ہر سطح پر اسکول کے نصاب میں امن کی تعلیم کو شامل کرنا سماجی ہم آہنگی کے لیے ایک تبدیلی کی قوت ثابت ہو سکتا ہے۔ (یونیسکو کی نوجوانوں کے 2013-2030 کی حکمت عملی بھی اسی نقطہ نظر کی اہمیت پر زور دیتی ہے)۔

نوجوانوں کی زیر قیادت امن کے اقدامات کا فروغ:

مثبت تبدیلی کے ایجنٹوں کے طور پر نوجوانوں کی بے پناہ صلاحیتوں کو تسلیم کرنا اور ان کے قیام امن کے لیے اقدامات کی معاونت بہت ضروری ہے۔ اس معاونت میں مالیاتی گرانٹس، رہنمائی پروگرام، تربیت اور وسائل تک رسائی اور اپنے خیالات اور تجربات کو بانٹنے کے لیے پلیٹ فارم شامل ہو سکتے ہیں (جیسا کہ ورلڈ بینک کی 2019 ورلڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ "کام کی بدلتی ہوئی نوعیت" میں بیان کیا گیا ہے)۔ قیام امن کی کوششوں میں رہنمائی اور حصہ لینے کے لیے انہیں بااختیار بنا کر، ہم تنازعات کے پائیدار حل کے لیے ان کی تخلیقی صلاحیتوں، توانائی اور اختراعی نقطہ نظر کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔

ایسی قانون سازی کی ضرورت جس سے امن کا قیام عمل میں لایا جاسکے:

تنازعات کے حل کے لیے زیادہ سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے ملک میں ایک ایسا قانونی فریم ورک بنانا جو امن سازی کی سرگرمیوں کو فروغ اور تحفظ فراہم کرتا ہو۔ اس میں ایسی قانون سازی شامل ہو سکتی ہے جو امن کے قیام کے لیے کام کرنے والے نوجوانوں کا تحفظ کرتی ہو، مکالمے اور مفاہمت کو فروغ دیتی ہو اور اس کے ذریعے قیام امن کے اقدامات کے لیے وسائل مختص کیے جا سکیں۔ (جیسا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2250 میں نوجوانوں، امن اور سلامتی سے متعلق سفارشات کی گئی ہیں)۔ ایک واضح قانونی بنیاد فراہم کر کے، ہم اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ قیام امن کی کوششوں کی بھرپور حمایت کی جائے تاکہ ان کا اثر دیرپا ہو۔

حکومتی اور سول سوسائٹی اداروں کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دینا:

مؤثر قیام امن کے لیے کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومتی اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دے کر، ہم تنازعات کے لیے زیادہ جامع اور مربوط پالیسیوں کو یقینی بنا سکتے ہیں (جیسا کہ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی رپورٹ "پاکستان میں نوجوان، امن، اور سلامتی" میں بتایا گیا ہے)۔ سول سوسائٹی اداروں کے مابین اس تعاون میں معلومات کا تبادلہ اور صلاحیت سازی کے مشترکہ اقدامات شامل ہو سکتے ہیں جس سے امن کے قیام کے لیے زیادہ متحد اور موثر طریقہ کار وجود میں آئے۔

ایک جامع فریم ورک کے اندر لاگو ہونے والے یہ پالیسی آپشنز نوجوانوں کو مثبت تبدیلی کے لیے متحرک ہونے اور ایک زیادہ مستحکم اور ہم آہنگ پاکستان کی تعمیر کے لیے بااختیار بناتے ہیں تاہم مالی مسائل اور موثر تعاون کے طریقہ کار کی ضرورت جیسے چیلنجز کو حل کیا جانا چاہیے۔ان چیلنجز پر قابو پانے کے لیے پالیسی سازی کے عمل میں نوجوان نمائندوں کی شمولیت اور ان پالیسیوں کے اثرات کی نگرانی اور جائزہ لینے کے لیے مضبوط میکانزم کے قیام کی ضرورت ہے۔ایک ایسا جامع ماحول جو نوجوان آبادی کی بے پناہ صلاحیتوں کو مؤثر طریقے سے بروئے کار لا سکتا ہو، اس سے پاکستان نہ صرف زیادہ پرامن معاشرے کی بنیاد رکھ سکتا ہے بلکہ پیچیدگیوں سے بھری دنیا میں قیام امن کی عالمی کوششوں میں بھی اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔

تمہید

اس پالیسی بریف میں پاکستانی نوجوانوں کے اپنے ملک میں دیرپا امن کے قیام میں کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ نہ صرف امن کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ اور اس کی مختلف جہتوں پر بات کرتا ہے بلکہ ان عوامل کے بارے میں ان کے منفرد نقطہ نظر کا بھی جائزہ لیتا ہے جو ان طبقات میں تناؤ اور تنازعات کو جنم دیتے ہیں۔ قیام امن کی موجودہ کوششوں کے بارے میں جائزوں اور ممکنہ حل کی نوجوانوں کی تخلیقی صلاحیت کا تجزیہ کرتے ہوئے، اس دستاویز کا مقصد ایک زیادہ پرامن اور جامع پاکستان کی تشکیل میں نوجوانوں کی شمولیت کو بڑھانے کی راہ ہموار کرنا ہے۔

عصر حاضر میں، جہاں عالمی چیلنجز اکثر مقامی پیچیدگیوں کے ساتھ ملتے ہیں، امن کی تعمیر کے پیچیدہ تانے بانے میں نوجوانوں کے نقطہ نظر اور کردار کو سمجھنا انتہائی اہم ہے۔ پاکستانی سیاق وسباق پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، اس پالیسی بریف کا مقصد ان مواقع اور چیلنجز پر روشنی ڈالنا ہے جن کا سامنا قوم کے نوجوان ایک ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے عمل میں کرتے ہیں۔

ہم امن کے بارے میں نوجوانوں کے تصورات کا جائزہ لیتے ہوئے امن کے دور میں ان کے نظریات پر بھی نظر ڈالتے ہیں۔ ان کے نقطہ نظر میں پرامن معاشرے اور ایک ایسے ماحول کا قیام شامل ہے جہاں لوگ ہم آہنگی سے ایک ساتھ رہتے ہوں۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نوجوان امیدوں، نظریات اور ایک ایسی قوم کے لیے آرزوؤں سے آراستہ ہیں جو اتحاد، شمولیت اور مشترکہ ترقی پر پروان چڑھتی ہے۔

مزید برآں، ہمیں ان عوامل کا تنقیدی جائزہ بھی لینا چاہیے جو تنازعات کو جنم دیتے ہیں۔ بنیادی وجوہات کی نشاندہی کر کے، ہم نوجوانوں کو امن کے حصول کی کوششوں میں درپیش ان چیلنجز کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ سماجی و اقتصادی تفریق، ثقافتی تناؤ اور سیاسی غیر یقینی صورتحال سبھی تنازعات کے پیچیدہ منظر نامے میں حصہ ڈالتے ہیں۔ ان عناصر کا تجزیہ کرنے سے ہمیں تنازعات کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کرنے اور نوجوانوں کے تجربات سے ہم آہنگ حکمت عملی تیار کرنے کا موقع ملے گا۔

اس پالیسی بریف میں ان طریقوں کا جائزہ لیا گیا ہے جو سول سوسائٹی کی تنظیموں، تعلیمی اداروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور قیام امن کی کوششوں سے روشناس کروانے کے لیے استعمال کیے ہیں۔ ہم ماضی کے ان تجربات کی کامیابیوں اور رکاوٹوں کو سمجھ کر پائیدار نتائج کا حامل بہتر کورس ترتیب دے سکتے ہیں۔

ان کے رد عمل کو سمجھ کر، رکاوٹوں کی شناخت کر کے اور ماضی کے طریقوں سے سیکھ کر ہم ایک ایسا روڈ میپ تیار کر سکتے ہیں جو نوجوانوں کو مثبت تبدیلی کے لیے قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے بااختیار بنائے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ مضبوط پالیسی آپشنز اور ٹارگٹڈ حکمت عملیوں کے ذریعے ایک خوشحال اور ہم آہنگ پاکستان کی تعمیر میں نوجوانوں کے کردار کو وسعت ملے گی۔

تنازعات کی وجوہات اور ان کے نوجوانوں پر اثرات

پاکستانی معاشرے کے اندر تنازعات کی جڑوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کی وجوہات کے جامع تجزیے کی ضرورت ہے۔ پالیسی بریف کے اس سیکشن میں ان عوامل کا جائزہ لیا گیا ہے جو پاکستانی نوجواں کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مختلف فریقوں کے مابین سادہ بیانیوں کے برعکس، پاکستان میں تنازعات سماجی، اقتصادی اور سیاسی عوامل کے ایک پیچیدہ تعامل سے پیدا ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ مذہبی عقائد، نسلی تفریق اور سماجی و اقتصادی حیثیت میں فرق قلیل وسائل اور مواقع کے لیے دوڑ کے مقابلے تناؤ کو بھڑکا سکتے ہیں۔ تاہم، وجوہات کے اس پیچیدہ عمل کو بنیادی سطح سے آگے باریک بینی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

نوجوان جو قوم کے مستقبل کے مشعل بردار ہوتے ہیں، ان پر تنازعات کے گہرے اثرات واقع ہوتے ہیں۔ تنازعات ان کے تعلیمی سفر، معاشی امکانات اور بہبود میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔ تنازعات کے باعث پیدا ہونے والا تناؤ ان کی نشوونما اور زندگی میں ترقی کے سفر میں رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے جو ممکنہ طور لمبے عرصے تک برقرار رہ سکتا ہے۔ تنازعات کے اثرات فوری طور پر سامنے آنے والے مسائل سے زیادہ دیرپا ہوتے ہیں اور مجموعی طور پر معاشرے میں نوجوانوں کی شراکت کو متاثر کرتے ہیں۔

تنازعات کے حل کے لیے ایک ایسی مشترکہ کوشش کی ضرورت ہوتی ہے جس میں تمام اسٹیک ہولڈرز شامل ہوں۔ نوجوان خود بین الثقافتی فہم سے رواداری کو فروغ دیتے ہوئے امن کے قیام میں کردار ادا کرنے کی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہیں۔ سول سوسائٹی تنظیمیں مکالمے کو آسان بنانے، تنازعات میں ثالثی کرنے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، تعلیمی ادارے نوجوانوں کے اندر امن اور تنازعات کے حل کی اقدار کو ابھارنے کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ مزید برآں، میڈیا پلیٹ فارمز غیر جانبدارانہ بیانیے کو پھیلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ماضی کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں پر تنازعات کس طرح کے اثرات چھوڑتے ہیں۔ اس کی شدت کا اندازہ اقوام متحدہ کی اس رپوٹ سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2 کروڑ پاکستانی بچے مختلف قسم کے تنازعات سے متاثر ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سنٹر فار سٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز (CSIS) کے ایک جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ تنازعات کی وجہ سے پاکستان کو 100 ارب ڈالر کا معاشی نقصان ہوا ہے۔ مزید برآں، اقوام متحدہ کے چلڈرن فنڈ (یونیسیف) کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں 60% نوجوانوں کو تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں تنازعات کے محرکات:

پاکستانی معاشرے کے اندر تنازعات کو سمجھنے کے لیے ان محرکات کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جو ان کا باعث بنتے ہیں۔ یہ محرکات زرخیز زمین میں بوئے گئے بیجوں کی طرح، تنازعات اور تناؤ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پاکستان کے پیچیدہ شجرے میں کئی عوامل مسلسل تنازعات کے مشترکہ پیش خیمہ کے طور پر ابھرتے ہیں۔ پاکستان جیسے مسلم اکثریتی ملک میں مذہب معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے تاہم، مذہبی تعلیمات کی تشریحات اور اطلاق میں ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث تنازعات جنم لیتے ہیں۔ متنوع فرقہ وارانہ تشریحات، احمدیوں اور عیسائیوں جیسی اقلیتی مذہبی برادریاں مل کر، ایک پیچیدہ منظر نامہ تشکیل دیتے ہیں جہاں مختلف عقائد میں تفریق غلط فہمی کو بھڑکا سکتی ہے (ہیومن رائٹس واچ، 2022)۔ مثال کے طور پر سنی اور شیعہ فرقوں کے درمیان کشیدگی یا اقلیتی گروہوں کو درپیش چیلنجز، تنازعات کو ہوا دینے کے لیے مختلف مذہبی نظریات کے امکانات کو اجاگر کرتے ہیں۔

معاشی تفریق کلیدی وجہ:

: اقتصادی عدم مساوات، جو اکثر محدود وسائل اور غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے وجود میں آتی ہے، تنازعات کے لیے ایک کلیدی محرک کے طور پر کام کرتی ہے۔ تعلیم، صحت کے تحفظ اور روزگار جیسی ضروری سہولیات تک غیر مساوی رسائی پسماندہ طبقات میں ناراضگی اور مایوسی کو ہوا دیتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں سماجی بدامنی اور یہاں تک کہ پرتشدد تنازعات وجود میں آتے ہیں۔ پاکستان میں، شہری اور دیہی تقسیم اس کی بڑی مثال ہے۔ بہت سے دیہی علاقے معیاری تعلیم کی کمی، صحت کے عدم تحفظ اور معاشی مواقع تک محدود رسائی جیسے مسائل سے دوچار ہیں، جس کی وجہ سے احساسِ محرومی اور غربت کے چکروں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ کمزوری پسماندہ طبقات کو انتہا پسندانہ نظریات، تناؤ اور عدم استحکام کو مزید بڑھانے کا باعث بنتے ہیں، کا شکار بنا سکتی ہے۔ ورلڈ بینک کی تحقیق (2023) میں اس ربط کی تصدیق کرتے ہوئے روشنی ڈالی گئی ہے کہ پاکستان میں معاشی عدم مساوات کس طرح دیہی علاقوں میں مرکوز ہو کر سماجی بدامنی کے خطرے کا باعث بنتی ہے۔

اس تفریق کو نظرانداز کرنے کے سنگین نتائج نکل سکتے ہیں۔ اگر توجہ نہ دی جائے تو تفریق کی یہ شکایات سماجی بدامنی اور یہاں تک کہ تشدد میں بھی تبدیل ہوسکتی ہیں۔ لہٰذا، تنازعات کی روک تھام اور قیام امن کے لیے موثر حکمت عملیوں کو اقتصادی خلا کو ختم کرنے اور مواقع اور وسائل تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے کو ترجیح دینی چاہیے۔ نسلی اور ثقافتی تناؤ: اگر نسل اور ثقافت کی تفریق کو طاقت کا ذریعہ سمجھا جائے تو نسلی اور ثقافتی تنوع کی وجہ سے پیدا ہونے والا تناؤ معاشرے میں تنازع کا باعث بن سکتا ہے۔ روایات، زبانوں اور ثقافتی طریقوں میں فرق، خاص طور پر جب عزت اور شہرت کے تصورات کو ہوا دی جائے، غلط فہمیاں پیدا کر سکتا ہے اور نقصان دہ نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔ 2011 میں "غیرت کے نام پر قتل" کا المناک واقعہ رونما ہوا، جہاں تین خواتین کو محض خوشی کا اظہار کرنے پر قتل کر دیا گیا، اس بات کی مثال دیتا ہے کہ تباہ کن تشدد کو بھڑکاتے ہوئے، کس قدر گہرے ثقافتی اصولوں اور تصورات کو افراد کے خلاف ہتھیار بنایا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ تنقیدی بات چیت اور ثقافتی اقدار کو باریک بینی سے سمجھنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے تاکہ تشدد کی ایسی کارروائیوں کو روکا جا سکے۔

سیاسی عدم استحکام اور تنازعات:

: سیاسی منظر نامہ بھی تنازعات کے محرکات میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام اور انتخابات میں غیر منصفانہ رویہ یا حکومتی پالیسیوں سے اختلاف تنازعات کے بیج بو سکتے ہیں۔ اگر بروقت توجہ نہ دی جائے تو یہ عدم اطمینان پھر عوامی احتجاج، مظاہروں اور یہاں تک کہ تشدد میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں حالیہ 2022-2023 کی سیاسی بدامنی اس بات کی واضح مثال ہے کہ کس طرح سیاسی عدم استحکام اور عدم اطمینان تنازعات کا باعث بنا۔ اس کا آغاز اس وقت ہوا جب اپریل 2022 میں سابق وزیر اعظم عمران خان کو تحریک عدم اعتماد کے ذریعے ہٹا دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے آئینی اور سیاسی بحران نے نہ صرف حکومت کو متاثر کیا بلکہ قانونی نظام، جمہوریت اور معیشت کو بھی متاثر کیا۔ یہ بدامنی ظاہر کرتی ہے کہ سیاسی عدم استحکام معیشت اور عوامی اعتماد کو کس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ صورتحال سیاسی خدشات کو دور کرنے، استحکام کی بحالی اور ملک کی ترقی کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

مذہبی انتہاپسندی:

متاثر کن اور پرجوش ہونے کی وجہ سے نوجوان اکثر ان تنازعات کے محرکات سے غیر متناسب طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ تنازعات کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل ان کی تعلیم میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، ان کے مستقبل کے مواقع کو محدود کر سکتے ہیں اور سماجی استحکام پر ان کے نقطہ نظر کو تشکیل دے سکتے ہیں۔ جب ان محرکات کا مؤثر طریقے سے خاتمہ نہیں کیا جاتا تو یہ نوجوانوں کو تباہ کن راستوں کی طرف موڑ سکتے ہیں، جس سے قوم کا مستقبل متاثر ہوتا ہے۔ مشال خان کیس پاکستانی نوجوانوں پر مذہبی انتہاپسندی کے تباہ کن اثرات کی بڑی مثال ہے۔ توہین رسالت کے جھوٹے الزام میں مشال خان کو 2017 میں ساتھی طلباء کے ہجوم نے بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ یہ المناک واقعہ نوجوان افراد میں رواداری، تنقیدی سوچ اور انسانی حقوق کے احترام کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ مذہبی عدم رواداری، خیالات اور رویوں کی جڑیں کس طرح تنازعات کی تشکیل کا باعث بن سکتی ہیں۔

آپس میں جڑے ہوئے درج بالا محرکات کا باریک بینی سے جائزہ لینے سے، ہم ان پیچیدہ وجوہات کی تہہ تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں جو پاکستان میں تنازعات کو ہوا دیتے ہیں۔ یہ تفہیم پھر امن سازی کی موثر حکمت عملی تیار کرنے کے لیے اہم ہو جاتی ہے جو کشیدگی کی بنیادی وجوہات کو حل کرتے ہوئے ایک زیادہ ہم آہنگی پر مشتمل اور مساوی معاشرے کے قیام کی راہ ہموار کرتی ہے۔

سول سوسائٹی کی تنظیمیں اور نوجوانوں کے تنازعات کا حل

پاکستان میں سول سوسائٹی کی تنظیموں نے نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور قیام امن کی مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے مختلف طریقے آزمائے ہیں۔ نوجوان ذہن تنازعات اور امن دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ امن کی خواہش کی پرورش کے لیے مختلف اقدامات انہیں اہم آلات سے آراستہ کرتے ہیں۔ تنازعات کی وجوہات اور حل کے بارے میں امن کی تعلیم بنیادی جزو ہے جو کلاس رومز اور کمیونٹی پروگراموں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔ اس سے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے، ہم مرتبہ ثالثی نوجوانوں کو اپنے ساتھیوں کے اختلاف میں غیر جانبدار سہولت کار کے طور پر کام کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ تنازعات کے حل کے کلب ایک فعال ماحول پیدا کرکے آگاہی پھیلانے اور مہارتوں کو نکھارنے کے لیے ورکشاپس اور تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں۔ دریں اثنا، سول سوسائٹی تنظیموں سے منسلک امن کے قافلے دور دراز علاقوں میں جاتے ہیں اور ڈرامے اور موسیقی جیسے تخلیقی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے انتہائی مشکل خطوں میں بھی امن کے بیج بوتے ہیں۔ یہ کثیر جہتی نقطہ نظر نوجوان ذہنوں کو نہ صرف تنازعات سے بچنے کے لیے بلکہ فعال طور پر مزید ہم آہنگ مستقبل کی تعمیر کی بھی طاقت دیتا ہے۔ نوجوان افراد کو تنازعات سے دور رکھنے میں ان طریقوں کی کامیابی ملی جلی رہی ہے۔ کچھ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ امن کی تعلیم نوجوانوں میں تشدد کو کم کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔

کچھ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ درج بالا طریقے طویل مدت تک کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آغا خان یونیورسٹی کے ایک مطالعے سے پتا چلا ہے کہ جن طلباء نے امن کی تعلیم کے پروگرام میں حصہ لیا تھا، وہ پانچ سال بعد تنازعات کو حل کرنے کے لیے پرامن طریقے استعمال کرنے کا زیادہ رجحان رکھتے تھے۔

تنازعات کا حل اور امن کے قیام میں نوجوانوں کو شامل کرنے کی اہمیت

تنازعات کے حل اور قیام امن کے عمل میں نوجوانوں کو شامل کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ سب سے پہلے، نوجوان اکثر تنازعات اور تشدد سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ تنازعات میں ان کے بے گھر ہونے، زخمی ہونے یا ہلاک ہونے کا زیادہ امکان ہے جبکہ ان کے مسلح گروپوں میں بھرتی ہونے کا بھی زیادہ امکان ہوتا ہے۔ دوسرا، نوجوان تنازعات پر ایک منفرد نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ وہ اکثر عمر رسیدہ افراد کے مقابلے زیادہ تخلیقی اور اختراعی ہوتے ہیں۔ ان کے نئے خیالات قبول کرنے کے لیے کھلے رہنے کا بھی زیادہ امکان ہے جو انہیں قیام امن کی کوششوں میں قیمتی اثاثہ بناتا ہے۔ تیسرا، تنازعات کے حل اور امن کی تعمیر میں نوجوانوں کو شامل کرنا مستقبل میں تنازعات کو روکنے میں مدد کر سکتا ہے۔ جب نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور قیام امن کے بارے میں جاننے کا موقع دیا جاتا ہے تو ان کے مستقبل میں تشدد کا سہارا لینے کا امکان کم ہوتا ہے۔

نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور قیام امن کی کوششوں میں شامل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ ان طریقوں میں سے چند ایک درجِ ذیل ہیں:

امن کی تعلیم:

امن کی تعلیم میں نوجوانوں کو تنازعات کی نوعیت، تنازعات کو حل کرنے کے مختلف طریقوں اور امن کی اہمیت کے بارے میں سکھانا شامل ہے۔ امن کی تعلیم رسمی طریقوں سے جیساکہ اسکولوں میں، یا ورکشاپس اور کمیونٹی پروگراموں کے ذریعے یا غیر رسمی تعلیم کے ذریعے بھی دی جا سکتی ہے۔ امن کی تعلیم نوجوانوں کو تنازعات کی بنیادی وجوہات کو سمجھنے، تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے ضروری مہارتوں اور رویوں کو فروغ دینے میں مدد دے سکتی ہے۔ یہ ایک زیادہ پرامن اور روادار معاشرے کی تشکیل میں بھی مدد کر سکتا ہے۔

ہم مرتبہ افراد کی ثالثی:

اس میں نوجوانوں کو اپنے ساتھیوں کے درمیان تنازعات میں ثالثی کرنے کی تربیت شامل ہے۔ ہم مرتبہ ثالثوں کو سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح تنازعہ کے دونوں فریقوں کو سننا ہے، بنیادی وجوہات کی نشاندہی کرنا ہے اور فریقین کو باہمی طور پر متفقہ حل تک پہنچنے میں مدد کرنا ہے۔ ہم مرتبہ نوجوانوں کی ثالثی تنازعات کو جلد اور منصفانہ طریقے سے حل کرنے میں مدد کر سکتی ہے اور یہ نوجوانوں کے درمیان اعتماد اور افہام و تفہیم پیدا کرنے میں بھی مدد کر سکتی ہے۔

تنازعات کے حل کے کلب:

یہ طلباء کی زیر قیادت کلب ہوتے ہیں جو تنازعات کے حل کی مہارتیں سکھانے اور امن کو فروغ دینے پر توجہ دیتے ہیں۔ تنازعات کے حل کے کلب اکثر تنازعات کے حل اور قیام امن کے بارے میں بیداری بڑھانے کے لیے ورکشاپس، مباحثے اور دیگر سرگرمیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ تنازعات کے حل کے کلب سکولوں اور مختلف طبقات میں امن کا کلچر بنانے میں مدد کر سکتے ہیں اور نوجوانوں کو وہ ہنر اور علم فراہم کر سکتے ہیں جن کی انہیں تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔

امن کارواں:

یہ سفری ورکشاپس ہوتی ہیں جو تنازعات کے حل اور امن سازی کی مہارتیں دیہی اور دور دراز علاقوں تک پہنچاتی ہیں۔ امن کارواں اکثر نوجوانوں کو امن کے بارے میں سیکھنے میں مشغول کرنے کے لیے ڈرامہ، موسیقی اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ امن کارواں ان نوجوانوں تک پہنچنے میں مدد کر سکتے ہیں جن کی امن کی تعلیم کی دوسری شکلوں تک رسائی نہیں ہو سکتی اور وہ کمیونٹیز میں امن کی ثقافت کو بنانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔

نوجوانوں کی قیادت میں امن سازی کے اقدامات:

یہ وہ اقدامات ہو سکتے ہیں جو خود نوجوانوں کی طرف سے ڈیزائن اور نافذ کیے گئے ہوں۔ نوجوانوں کی قیادت میں امن سازی کے اقدامات بہت سی مختلف شکلوں جیسے کہ معاشرے کو متحرک کرنے، ذرائع ابلاغ کے ذریعے اور سماجی روابط کے ذریعے کیے جا سکتے ہیں۔ نوجوانوں کی قیادت میں امن سازی کے اقدامات نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور امن کے قیام میں مدد کر سکتے ہیں۔ وہ ایک زیادہ پرامن اور انصاف پسند معاشرے کی تشکیل میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔

تنازعات کا حل اور امن کے قیام میں نوجوانوں کو شامل کرنے کے لیے پالیسی تجاویز

نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور قیام امن میں مؤثر طریقے سے شامل کرنے کے لیے حکومت پاکستان کو درج ذیل پالیسی آپشنز پر عمل درآمد پر غور کرنا چاہیے

امن کی تعلیم کو اپنانا:

اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں امن کی تعلیم کو ترجیح دیں۔ جامع امن کی تعلیم کے پروگراموں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اساتذہ کو امن کی تعلیم مؤثر طریقے سے فراہم کرنے کے لیے تربیت دی جائے، کو تیار کرنے کے لیے فنڈز مختص کریں۔ عمر کے لحاظ سے موزوں نصابی مواد تیار کریں جو تنازعات کے حل، رواداری اور انسانی حقوق پر زور دیں۔

(https://hdr.undp.org/system/files/documents/mahbubulhaqpdf.pdf)

نوجوانوں کی قیادت میں امن سازی کی حمایت:

نوجوانوں کی قیادت میں امن سازی کے اقدامات کی مالی اعانت کے لیے ایک فنڈ قائم کریں۔ نوجوانوں کی تنظیموں کو گرانٹس فراہم کریں جو امن، سماجی ہم آہنگی اور تنازعات کے حل پر توجہ مرکوز کرتے ہوں۔ ان تنظیموں کی صلاحیت سازی کے لیے تکنیکی مدد اور تربیت کی پیشکش کریں تاکہ امن کے موثر اقدامات کو ڈیزائن اور نافذ کیا جا سکے۔

(https://ict.go.ke/wp-content/uploads/2020/08/Kenya-Youth-Development-Policy-2019.pdf)

امن کے لیے قانون سازی:

ایسے قوانین بنائیں جو قیام امن کی کوششوں کے لیے سازگار ماحول پیدا کریں۔ یہ قوانین مکالمے، مفاہمت اور تنازعات کی روک تھام کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ ایسے طریقہ کار کو شامل کریں جو امن کے اقدامات میں شامل نوجوانوں کے حقوق کا تحفظ کریں اور ان کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

(https://www.crisisgroup.org/global/sb009-seven-priorities-preserving-osce-time-war)

امن کے قیام کے لیے پالیسی فریم ورک:

ایک جامع پالیسی فریم ورک تیار کریں جو قیام امن کے لیے حکومت کے عزم کا خاکہ پیش کرے۔ اس فریم ورک میں مختلف اسٹیک ہولڈرز کے کردار اور ذمہ داریوں کی وضاحت ہونی چاہیے، حکومتی اداروں کے درمیان تعاون کے لیے رہنما خطوط قائم کیے جائیں اور پائیدار قیام امن کی کوششوں کے لیے وسائل مختص کیے جائیں۔

سول سوسائٹی کے ساتھ تعاون:

نوجوانوں میں قیام امن کے اقدامات کی آگاہی کے لیے سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ قریبی تعاون کریں۔ نوجوانوں کو درپیش مخصوص تنازعات کے مسائل کو حل کرنے والے ٹارگٹڈ پروگراموں کو ڈیزائن اور لاگو کرنے کے لیے CSOS کے ساتھ شراکت کریں۔ نوجوانوں کو مؤثر طریقے سے مشغول کرنے کے لیے ان کی مہارت، نیٹ ورکس اور نچلی سطح پر موجودگی کا فائدہ اٹھائیں۔

(https://www.un.org/peacebuilding/policy-issues-and-partnerships/policy/youth)

ٹیکنالوجی کی مدد:

تنازعات کے حل اور امن کی تعمیر میں نوجوانوں کو مشغول اور بااختیار بنانے کے لیے ٹیکنالوجی پلیٹ فارمز کا فائدہ اٹھائیں۔ڈیجیٹل ٹولز تیار کریں، جیسے کہ موبائل ایپس اور آن لائن پلیٹ فارمز، جو تعلیمی وسائل فراہم کرتے ہیں، مکالمے کی سہولت فراہم کرتے ہیں اور ملک بھر کے نوجوان امن کے داعیوں کو جوڑتے ہیں۔

فرق کا تجزیہ:

اگرچہ اس پالیسی بریف میں پاکستان میں قیام امن کی کوششوں میں نوجوانوں کی شمولیت، تنازعات کے حل اور قیام امن سے متعلق پالیسیوں اور اقدامات پر بات کی گئی ہے، لیکن ان کے نفاذ کو اکثر چیلنجز کا سامنا رہا ہے۔موجودہ پالیسیوں میں مناسب فنڈنگ، واضح نفاذ کی حکمت عملی اور مختلف سرکاری اداروں کے درمیان ہم آہنگی کی کمی ہو سکتی ہے۔مزید برآں، پالیسی ڈیزائن اور فیصلہ سازی کے عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کو محدود کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے پالیسی کے مقاصد اور ان کے عملی اثرات کے درمیان فرق پیدا ہو گیا ہے۔

ماضی کی پالیسیوں کے چیلنجز

تاریخی طور پر، وسائل کی ناکافی تقسیم، نگرانی کے مناسب طریقہ کار کی کمی اور حکومتی اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے درمیان محدود تعاون کی وجہ سے پالیسی کے نفاذ میں رکاوٹ رہی ہے۔ مزید برآں، سیاسی عدم استحکام اور بدلتی ترجیحات نے بعض اوقات توجہ اور وسائل کو قیام امن کی مستقل کوششوں سے ہٹا دیا ہے۔

ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے، حکومت کو جامع اور قابل عمل پالیسیوں کو ترجیح دینی چاہیے، مخصوص فنڈنگ مختص کرنی چاہیے، پالیسی سازی میں نوجوانوں کے نمائندوں کو شامل کرنا چاہیے اور نگرانی کے لیے مضبوط میکانزم قائم کرنا چاہیے۔ایک جامع اور معاون پالیسی ماحول بنا کر ہی پاکستان اپنے نوجوانوں کو تنازعات کے حل اور امن سازی کی سرگرمیوں میں مؤثر طریقے سے شامل کر سکتا ہے، جس سے زیادہ مستحکم اور ہم آہنگ معاشرے کو فروغ دیا جا سکے۔

حوالہ جات

- https://hdr.undp.org/content/unleashing-potential-young-pakistan
- https://www.worldbank.org/en/publication/wdr2019
- https://www.un.org/youthenvoy/wp-content/uploads/2018/09/18-00080_UN-Youth-Strategy_Web.pdf
- http://www.unv.org.pk/meet_our_volunteers.htm
- https://www.undp.org/pakistan
- https://www.usip.org/publicationscountries%5B741%5D=741&0=741&keywords=&1=741&2=741&3=741&4=741&site_keywords=&sort_order=relevan
- https://www.worldbank.org/en/publication/wdr2019
- https://www.usip.org/publications?countries%5B741%5D=741&0=741&keywords=&1=741&2=741&3=741&4=741&site_keywords=&sort_order=relevance&%3C0%3E5=741&6=741&7=741&8=741&9=741&10=741&11=741&12=741&13=741&14=741&15=741&16=741&17=741&18=741&19=741&20=741&21=741&22=741&23=741&24=741&25=741&26=741&27=741&28=741&29=741&30=741&31=741&32=741&33=741&34=741&35=741&36=741&37=741&38=741&39=741&page=30
- https://www.undp.org/pakistan
- https://www.un.org/development/desa/youth/international-youth-day-2017/resources-on-youth-peace-and-security.html
- https://www.un.org/peacebuilding/policy-issues-and-partnerships/policy/youth
- https://press.un.org/en/2015/sc12149.doc.htm
- https://www.undp.org/publications/final-report-global-forum-youth-peace-and-security
- https://www.undp.org/asia-pacific
- https://www.hrw.org/world-report/2023/country-chapters/pakistan
- https://documents.worldbank.org/en/publication/documentsreports/documentdetail/309721468763840126/from-rural-poverty-to-rural-development
- https://www.aku.edu/ighd/resources/Documents/BMJ - 15 Nov 2021.pdf
- https://hdr.undp.org/system/files/documents/mahbubulhaqpdf.pdf
- https://ict.go.ke/wp-content/uploads/2020/08/Kenya-Youth-Development-Policy-2019.pdf
- https://www.crisisgroup.org/global/sb009-seven-priorities-preserving-osce-time-war
- https://www.un.org/peacebuilding/policy-issues-and-partnerships/policy/youth
- https://areebarehman268.medium.com/importance-and-role-of-aiesec-in-pakistan-d30f16566e6d